تبشیری لٹریچر بلا قیمت ہے۔

[ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست - مشی گن سے عربی اور انگریزی میں ایک تبشیری مجلّہ "نور الحق" شائع ہوتا ہے۔ اِس کے ایک حالیہ شمارے میں ادارے کی جانب سے مخاطب "مسلمان دوست" کے نام حسبِ ذیل خط شائع کیا گیا ہے۔مدیر]

میرے پیارے مسلم دوست!

میں اس بات پر تشکّر و امتنان کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ حیّ و قیوم خدا کا ادراک رکھتے ہیں۔ آپ اُن متعدّد مغربی باشندوں کی طرح نہیں جنہیں خدا کے وجود کا قائل کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کی عظمت کے بارے میں آپ کے ساتھ میری گفتگو ہمیشہ پورے احترام و توقیر کے ساتھ رہی ہے۔ میں آپ کے ایمان کے اِس پہلو سے ازحد متاثر ہوا ہوں۔

تاہم ایک بات سے مجھے قلق ہوا ہے۔وقتاً فوقتاً میں آپ کو اس اُمید پر عربی لٹریچر دیتا ہوں کہ اللہ کے بارے میں مکمل "سچائی" آپ پر واضح ہو جائے۔ جب میں کوئی عربی کتاب پکڑے اپنا دایاں ہاتھ بڑھاتا ہوں تو آپ مجھے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ "رقم؟"

ابتداءً میں سمجھ نہ سکا کہ آپ عربی لٹریچر کی میری پیشکش مسترد کیوں کر دیتے ہیں، لیکن مجھے حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ بعض مذہبی گروہ کتابیں اور پمفلٹ قیمتاً تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال سمجھ لینے پر غم و اندوہ سے میرا دل بیٹھ گیا۔ "بھلا وہ کیا تحفہ ہوا کہ دینے والا لینے والے سے اس کی قیمت کی توقع رکھے۔ "عیسیٰ المسیح نے انجیل کے توسط سے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے۔ "تمہیں [تحفہ] بلا قیمت ملا ہے، بلا قیمت ہی دو۔" "سچائی" کی قیمت بہت پہلے ادا کی جا چکی ہے۔ چونکہ آپ کا کوئی "مذہبی دوست" وہ چیز بلا قیمت نہیں دے سکتا جو اس نے خود بلا قیمت حاصل کی ہے، تو میں پورے طور پر یہ بات سمجھ گیا کہ آپ نے کیوں قیمت کے بارے میں پوچھا تھا۔ براہ کرم جان لیجیے کہ میرے دل و دماغ نے اللہ کا تحفہ بلا قیمت وصول کیا ہے تو میں، اِس کے جواب میں یہ تحفہ آپ کو بلا قیمت ہی دوں گا، چاہے اِس پر میرا کتنا ہی خرچ اُٹھے۔

جان لیجیے کہ میری مسرّت آپ کے لیے میرے تحفے میں ہے، نہ اِس میں کہ آپ ادائیگی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ت-ہ (مشی گن)